تا خلافت کی بنا دُنیا میں ہو پھر اُستوار　　لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تحریک خلافت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ　　لاہور

ندائے خلافت

بانی : اقتدار احمد مرحوم　　۳۰ مارچ تا ۵ اپریل ۲۰۰۰ء　　مدیر : حافظ عاکف سعید

توحید سے روگردانی فسادِ عظیم ہے

توحید سے روگردانی کرنے والے جس فساد کے مرتکب ہوتے ہیں' وہ کوئی معمولی فساد نہیں' عظیم فساد ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمین میں جو فساد بھی رونما ہوتا ہے اس کی اصل وجہ توحید کی حقیقت کے اعتراف سے اعراض ہے ، زبانی اعتراف سے اعراض نہیں۔ زبانی اعتراف کی کوئی قیمت نہیں کیونکہ اس اعتراف کے' انسانی زندگی پر اثرات مترتب نہیں ہوتے' حقیقت کے اعتراف کا مطلب ہے' عملی زندگی میں نمودار ہونے والے تمام اثرات کے ساتھ اعتراف اور روگردانی کا مطلب ہے اس طرح کے اعتراف سے روگردانی۔ حقیقتِ توحید کا اولین تقاضا اور لازمہ یہ ہے کہ ربوبیت میں توحید اختیار کی جائے اور اس کے نتیجہ میں توحید کو اپنایا جائے۔ کیونکہ اللہ کے سوا کسی کے لئے عبودیت نہیں' اللہ کے سوا کسی کے لئے اطاعت نہیں اور اللہ کے سوا کسی سے کچھ اخذ کرنا نہیں۔ عبودیت بھی صرف اللہ کے لئے ہونا چاہئے' اطاعت بھی صرف اللہ کے لئے ہونا چاہئے اور ہدایت بھی صرف اللہ سے اخذ کرنا چاہئے' قانون بھی' اقدار اور پیمانے بھی اور آداب و اخلاق بھی' اور وہ تمام چیزیں' جن کا تعلق انسانی زندگی کے نظام سے ہے' اسی سے اخذ کرنا ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوا تو یا شرک ہو گا یا کفر' خواہ زبانوں سے توحید کا کتنا ہی اقرار ہو اور خواہ دل اس حقیقت کا کتنا ہی سلبی و منفی اعتراف کریں' ایسا اعتراف کس کام کا جس کے اثرات انسانوں کی عام زندگی میں سپردگی' اطاعت' احکام کی قبولیت اور اللہ کی دعوت پر لبیک کہنے کی شکل میں ظاہر نہ ہوں۔

زمین میں سب سے عظیم فساد اسی وقت رونما ہوتا ہے جبکہ زمین میں بہت سے خدا بن جائیں' جبکہ انسان' انسانوں کو اپنا بندہ بنائیں' جبکہ بندوں میں سے کوئی بندہ اس بات کا دعویٰ کرے کہ اسے لذاتہٖ اطاعت کرانے کا حق ہے' اسے لذاتہٖ ان کے لئے قانون سازی کا حق ہے اور اسے لذاتہٖ ان کے لئے اقدار اور پیمانے وضع اور قائم کرنے کا حق ہے۔ یہ الوہیت ہی کا دعویٰ ہے' خواہ دعویٰ کرنے والا شخص فرعون کی طرح "انا ربکم الاعلیٰ" "میں تمہارا بلند ترین رب ہوں" نہ کہے۔ یہی زمین کا بد ترین فساد ہے۔ (سید قطب شہیدؒ کی تفسیر "فی ظلال القرآن" سے ایک اقتباس)

اس شمارے میں

☆ امیر تنظیم کا خطابِ جمعہ　2
☆ مرزا ایوب بیگ کا تجزیہ　5
☆ سی ٹی بی ٹی سیمینار　7
☆ کلنٹن کا دورۂ جنوبی ایشیا　8
☆ جاگو جگاؤ　9
☆ کاروانِ خلافت منزل بہ منزل　10
☆ اعلانِ جنگ (نظم)　12
☆ متفرقات

معاونین برائے مدیر :

☆ فرقان دانش خان
☆ مرزا ایوب بیگ
☆ نعیم اختر عدنان
☆ سردار اعوان

نگران طباعت :

☆ شیخ رحیم الدین

پبلشر : محمد سعید اسعد

طابع : رشید احمد چوہدری

مطبع : مکتبہ جدید پریس۔ ریلوے روڈ' لاہور

مقام اشاعت : 36۔ کے' ماڈل ٹاؤن لاہور

فون : 3-5869501 فیکس : 5834000

سالانہ زرِ تعاون ۔/175 روپے

ہم اپنی زبان میں حیاتِ ارضی کے خاتمہ کو قیامت کہتے ہیں جبکہ قرآن میں اس مرحلے کو "الساعۃ" کہا گیا ہے

ہم قیامت کو بہت دور سمجھتے ہیں کہ لیکن حالات و واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صدی قیامت کی صدی ہے

قیامت سے پہلے پیش آنے والے حالات و واقعات پر ایک نظر

قرآن و حدیث کی روشنی میں

مسجد دار السلام باغِ جناح' لاہور میں امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کے ۲۴/ مارچ ۲۰۰۰ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

(مرتب : فرقان دانش خان)

صحیح احادیث کی رو سے ہمیں معلوم ہے کہ موجودہ مسلمان امت جسے اگر امت محمد ﷺ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا اور سابقہ امت بنی اسرائیل یعنی یہود کے درمیان مستقبل قریب میں ایک خونریز تصادم ہونے والا ہے جس کے نتیجے میں یہود پر اللہ کا آخری عذاب آئے گا اور انہیں اسی طرح نیست و نابود کر دیا جائے گا' جیسا اس سے پہلے قوم نوح علیہ السلام' قوم ہود علیہ السلام' قوم صالح علیہ السلام' قوم شعیب علیہ السلام' آل فرعون اور قومِ لوط علیہ السلام پر رسولوں کو جھٹلانے کی پاداش میں عذاب استیصال آیا اور وہ ختم کر دیئے گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا لیکن یہود نے بحیثیت مجموعی حضرت عیسیٰؑ کا نہ صرف انکار کیا بلکہ انہیں کافر اور مرتد قرار دے کر اپنے بس پڑتے سولی پر چڑھا کر دم لیا۔ یہود بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہ لائے۔ اس لئے ان پر اللہ کی سنت کے مطابق آخری عذاب ہلاکت ابھی آنا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہاتھوں آئے گا۔ بہرحال ان تمام واقعات کے آخری نتیجے کے طور پر اسلام کو کل روئے ارضی پر غلبہ حاصل ہو جائے گا' پھر قیامت آئے گی۔

ان حالات کا ذرا Reverse Order (الٹی ترتیب) میں مطالعہ کیا جائے تو صورت کچھ یوں ہو گی۔ جب قیامت آئے گی اور حیات ارضی کا خاتمہ ہو جائے گا تو اس کے بعد بعث بعد الموت تک ایک وقفہ ہو گا۔ یہ وقفہ کتنا ہو گا ہم نہیں جانتے۔ قرآن مجید کی اصطلاح میں یوم القیامہ وہ ہے جب بعث بعد الموت اور حساب کتاب ہو گا لیکن جسے ہم قیامت کہتے ہیں قرآن مجید میں اس مرحلے کو "الساعۃ" کہا گیا ہے' یعنی جب حیاتِ ارضی کا خاتمہ ہو گا۔ قرآن مجید میں سب سے زیادہ خبر اسی پہلے مرحلے یعنی "الساعۃ" کی دی گئی ہے۔

یہاں یہ بات سمجھ لیجئے کہ "الساعۃ" یا قیامت سے مراد کیا ہے۔ نیوٹن کی فزکس کے دور میں یہ تصور آیا کہ مادہ فنا نہیں ہو سکتا چنانچہ اس کے ذریعے قیامت کی نفی ہو گئی اور آج بھی عام طور پر مادہ پرستانہ ذہن اسی خیال کا

منبر و محراب

حامی ہے۔ حالانکہ آئن شائن کا دورِ فزکس جو ساٹھ ستر برس قبل شروع ہوا ہے اس سے ثابت ہو چکا ہے کہ مادہ فانی ہے اور یہ کائنات ایک دن ختم ہو جائے گی لیکن اس میں اربہا ارب سال لگ سکتے ہیں جبکہ ہمارا یعنی اسلام کا تصور قیامت اس حیاتِ ارضی اور صرف اس نظام شمسی کے خاتمے سے متعلق ہے' یہ خاتمہ اب بہت قریب ہے۔ یہ کائنات کے صرف اسی ایک حصے کی قیامت ہو گی تاکہ اس زمین پر موجود انسانوں اور جنوں کا محاسبہ کیا جا سکے۔

اس قیامت کے حوالے سے قرآن مجید جگہ جگہ ہمیں متنبہ کرتا ہے اس سلسلے میں سورۂ حج کی ابتدائی آیات بہت ہی چونکا دینے والی ہیں :

"اے لوگو اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو (اس کی بندگی اور اطاعت اختیار کرو) بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی شے ہو گا۔ تم جب اسے دیکھو گے تو ہر دودھ پلانے والی اپنے بچے کو بھول جائے گی۔ (اس زلزلے کے صدمے سے) ہر حاملہ کا حمل گر جائے گا۔ تم دیکھو گے لوگوں پر ایسی کیفیت طاری ہو گی کہ گویا نشے میں ہیں۔ (یعنی ان کے اوسان خطا ہوں گے) حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب ہی بہت شدید ہو گا"۔

اسی سورۂ مبارکہ میں آگے چل کر فرمایا :

"دیکھو یہ گھڑی (قیامت) آ کر رہے گی۔ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ اور پھر وہ وقت بھی آئے گا جب اللہ تعالیٰ سب کو قبروں سے اٹھا کر کھڑا کر دے گا"۔

اس قیامت کو ہم بہت دور سمجھتے ہیں لیکن قرآن تو چودہ سو سال پہلے بھی اسے اس طرح بیان فرماتا ہے جیسے یہ سر پر کھڑی ہو۔ جبکہ آج تو واقعتاً قیامت بہت نزدیک ہے' کیونکہ احادیث میں بیان کی گئی قیامت کی بیشتر نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اس اعتبار سے سورۂ معارج کی یہ آیات ہمیں جھنجھوڑ رہی ہیں کہ آنکھیں کھولو قیامت تمہارے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ فرمایا :

"پس اے نبی آپ صبر کیجئے' خوبصورتی کا صبر۔ ان لوگوں کو یہ قیامت دور نظر آ رہی ہے جبکہ ہم اسے بہت قریب دیکھتے ہیں۔ جس دن کہ آسمان ایسے ہو جائے گا جیسے پگھلا ہوا تانبا اور یہ پہاڑ ایسے ہو جائیں گے جیسے دھنکی ہوئی اون۔ اس دن کوئی جگری دوست اپنے دوست کے بارے میں سوال تک نہیں کرے گا۔ باوجودیکہ دکھا دیئے جائیں گے وہ ایک دوسرے کو۔ اس روز مجرم اس بات کی تمنا کریں گے کہ اس روز کے عذاب سے چھوٹنے کے لئے اپنے بیٹوں کو اور بیوی کو اور بھائی اور اس پورے کنبہ کو جس میں وہ رہتا تھا اور تمام اہل زمین کو اپنے فدیے میں دے دے اور اسے بچا لیا جائے۔ ہرگز نہیں' ایسا کبھی نہیں ہو گا۔" (المعارج : ۵ تا ۱۵)

حضور ﷺ کے ایک فرمان کے مطابق قیامت کی سب سے بڑی نشانی خود آپؐ کی بعثت ہے۔ آپؐ نے انگشت شہادت اور ساتھ کی انگلی کو جوڑ کر ایک بار فرمایا

"دیکھو میری بعثت اور قیامت اس طرح آپس میں جڑے ہوئے ہیں" آپؐ ہی کا فرمان یہ بھی ہے۔ "میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو"۔

چونکہ یہ آخری اُمت ہے اب کوئی نئی امت نہیں آئے گی۔ لہٰذا ان فرامین محمدیؐ سے بھی یہ واضح ہو جاتا ہے کہ قیامت بہت قریب ہے۔ ایک مصری عالم نے ایک کتاب اس موضوع پر لکھی تھی کہ اس امت کی عمر کتنی ہے۔ اس مصری عالم کے علاوہ میرا اپنا بھی تاثر یہ ہے کہ پندرھویں صدی ہجری کے اختتام پر قیامت آجائے گی۔ یہ قیامت کی صدی ہے۔

مشکوٰۃ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے ایک حدیث منقول ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "میں نہیں سمجھتا کہ میری امت پروردگار کے نزدیک اتنی حقیر ہوگی کہ وہ اسے نصف یوم کی بھی مہلت نہ دے"۔ لوگوں نے حضرت سعدؓ سے پوچھا کہ نصف یوم سے کیا مراد ہے تو انہوں نے فرمایا اس سے ۵۰۰ سال مراد ہیں۔ قرآن میں سورۂ حج اور سورہ سجدہ میں آیا ہے کہ اللہ کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہے۔ اس حساب سے ۱۵ سو سال اس امت کی عمر ہے۔ پندرھویں صدی شروع ہو چکی ہے جس کے بیس سال پورے ہونے کو ہیں۔ یہ تو قیامت کی بات ہوئی۔ **قیامت سے پہلے کیا ہونا ہے'** میرے نزدیک اسی صدی میں وہ سارے واقعات و حالات گزرنے والے ہیں جن کی خبریں محمد ﷺ نے دی ہیں اور جن کا میں نے اشارتاً ابتداً میں ذکر کیا ہے۔

ہم چونکہ ان حالات و واقعات کا ریورس آرڈر میں جائزہ لے رہے ہیں تو اب دیکھنا ہے کہ قیامت سے پہلے کیا ہوگا؟ قیامت سے ذرا پہلے اللہ کے دین کا کل روئے ارضی پر غلبہ ہوگا۔ احادیث میں تو اس کا بڑی صراحت سے ذکر موجود ہے لیکن قرآن مجید میں بھی اس کی جانب واضح اشارہ بلکہ اس خبر کا صغریٰ کبریٰ موجود ہے۔ قرآن مجید میں تین مقامات پر فرمایا :

﴿ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ﴾

"وہی ہے اللہ جس نے بھیجا ہے اپنے رسولؐ کو الہدیٰ اور دین حق دے کر تاکہ غالب کردے اسے کل کے کل دین پر"۔

اس طرح فرمایا :

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴾

"اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا"۔

سورۂ سبا کی آیت نمبر ۲۸ میں فرمایا :

﴿ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ﴾

"اور اے محمدؐ ہم نے نہیں بھیجا ہے آپؐ کو مگر تمام انسانوں کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر"۔

ان آیات کے حوالے سے آنحضور ﷺ کی بعثت کے بارے میں دو اہم باتیں سامنے آئی ہیں۔ ایک یہ کہ بعثت محمدیؐ کا مقصد غلبہ دین حق ہے۔ اور دوسرے یہ کہ آپؐ کو تمام عالم کے لئے مبعوث کیا گیا۔ دونوں کو جوڑنے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے حضور ﷺ کی بعثت کا مقصد اس وقت پورا ہوگا جب کل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہوگا۔

اسی طرح بے شمار صحیح احادیث میں پیشین گوئی موجود ہے کہ قیامت سے پہلے کل روئے ارضی پر نظام خلافت قائم ہو کر رہے گا۔ مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں یہ احادیث امید کی کرن کی حیثیت رکھتی ہیں۔ چند احادیث پیش خدمت ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا :

"میرے دور سے لے کر قیامت تک پانچ ادوار ہیں۔ دور نبوت' پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ' پھر ظالم ملوکیت' پھر جبر اور غلامی والی ملوکیت اور آخر میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا دور آئے گا"۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے :

"اللہ نے میرے لئے ساری زمین لپیٹ دی تو میں نے اس کے سارے مشرق بھی دیکھ لئے اور سارے مغرب بھی دیکھ لئے اور سن رکھو میری امت کی حکومت ان تمام علاقوں پر قائم ہو کر رہے گی جو زمین کو لپیٹ کر مجھے دکھائے گئے"۔ (مسلم)

اس حدیث کے بعد کسی شک کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ "زمین پر نہ کوئی گھر بچے گا نہ کوئی خیمہ بچے گا جہاں اللہ اسلام کے کلمہ کو داخل نہ کردے"۔

یہ ہے غلبہ اسلام کا وہ دور جو قیام قیامت سے پہلے آئے گا۔ یہ دور کتنے عرصہ تک برقرار رہے گا۔ روایات میں آتا ہے کہ یہ دور چالیس برس تک رہے گا۔ لیکن قیامت اور غلبہ دین حق کے اس دور کے درمیان بھی ایک چھوٹا سا وقفہ ہے۔ "ہر کمالے را زوالے" کے مصداق اس آخری دورِ خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کو بھی زوال آئے گا۔ قیامت سے پہلے ایک ہوا ایسی چلے گی کہ تمام اہل ایمان کی جانیں بڑی آسانی سے نکل جائیں گی۔ اور دنیا میں صرف کفار رہ جائیں گے۔ ان پر وہ شدائد آئیں گے جنہیں قرآن میں قیامت کے زلزلے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جو دراصل نافرمانوں پر اللہ کا عذاب ہوگا۔ یہی عذاب قیامت کا وہ پہلا مرحلہ ہوگا جب حیات ارضی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جس کا نام الساعۃ ہے۔

ریورس آرڈر کے مطابق الساعۃ سے پہلے پورے کرۂ ارضی پر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کا قیام عمل میں آئے گا۔ لیکن اس سے پہلے کا دور شدید بحران (Turmoil) کا دور ہوگا۔ یہ مسلمانوں کے لئے سختیوں کا دور ہے' تکالیف کا دور ہے۔ اس دور کے بارے میں احادیث کی کتب میں علیحدہ سے ابواب موجود ہیں۔ بدقسمتی یہ ہوئی ہے کہ احادیث کی طرف موجودہ دور میں عدم التفات کی عام فضا پیدا ہو گئی ہے۔ ویسے تو دین ہی کی طرف توجہ کم ہے لیکن قرآن کے بارے میں ہر مسلمان کا ایمان ہے کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔ وہ اسے سمجھے نہ سمجھے' پڑھے نہ پڑھے' عمل کرے نہ کرے' قرآن کے بارے میں عقیدت ضرور رکھتا ہے۔ جبکہ حدیث کے بارے میں عموماً شکوک و شبہات پائے جاتے ہیں۔ ان شکوک کے پیدا کرنے میں مستشرقین کا ہی ہاتھ نہیں ہے بلکہ خود ہمارے اپنے ہاں بہت سی شخصیات نے انکارِ حدیث کا فتنہ اٹھایا جس کے اثرات ہر سطح پر موجود ہیں۔ حالانکہ یہ شکوک و شبہات درست نہیں۔ محدثین نے حدیث جمع کرنے میں بڑی محنت کی ہے۔ جمع حدیث' جرح و تعدیل' اسماء الرجال کا علم یہ ساری وہ احتیاطیں ہیں جو احادیث کے جمع کرنے میں کی گئی۔ احادیث نقل کرنے والے ایک لاکھ سے زیادہ انسانوں کے حالات زندگی کی تحقیق کی گئی' اس کو اسماء الرجال کا علم کہا جاتا ہے۔ پوری انسانی تاریخ میں اس جیسی کوئی دوسری مثال نہیں ملتی۔ اسی طرح محدثین نے جھوٹی احادیث گھڑنے کے بھی کچھ اسباب معین کئے ہیں۔ مثلاً کچھ احادیث ترغیب و ترہیب کے لئے واعظین نے گھڑ لیں۔ اسی طرح شیعانِ عثمان ؓ اور شیعانِ علی ؓ نے بعد میں اپنی مدح میں یا ایک دوسرے کے خلاف احادیث بنا لیں۔ لیکن ایسی احادیث کو آسانی سے شناخت کیا جا سکتا ہے جبکہ وہ احادیث جن میں آخری دور کی خبریں دی گئی ہیں انہیں گھڑ لینے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان احادیث پر توجہ دی جائے' انہیں سمجھا جائے۔

علامہ اقبالؒ کے اشعار میں بھی عالمی نظام خلافت کے قیام کے حالات و واقعات کی بڑی عمدگی سے عکاسی کی گئی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ ان واقعات کو جو ابھی پیش آنا ہیں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے ؎

آسماں ہو گا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہو جائے گی
پھر دلوں کو یاد آ جائے گا پیغامِ سجود
پھر جبیں خاکِ حرم سے آشنا ہو جائے گی
آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی
شب گریزاں ہو گی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمۂ توحید سے

لہٰذا ہمارا ایمان ہے کہ قیامت سے پہلے پوری دنیا پر خلافت راشدہ قائم ہوگی اور چالیس برس تک قائم رہے گی۔ لیکن اس سے پہلے سخت بحرانی دور ہے۔ اس دور میں بڑی بڑی جنگیں ہوں گی۔ ان میں ایک بہت بڑی جنگ الملحمۃ العظمٰی ہوگی۔ اسی دور میں مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوگا اور وہ عرب میں ایک شخصیت کو کھڑا کرے گا۔ میرے نزدیک وہ پندرھویں صدی کے مجدد ہوں گے، جنہیں احادیث میں مہدی کہا گیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری نسل سے عرب میں ایک رہنما کھڑا ہوگا جو حضرت حسن ؓ کی اولاد سے ہوگا اور وہ عرب میں خالص اسلامی حکومت قائم کرے گا۔ احادیث میں حضرت مہدی کے حوالے سے یہ بھی آتا ہے کہ ان واقعات کی ابتداء عرب کے ایک بادشاہ کے انتقال سے ہوگی۔ جس کے نتیجے میں عرب میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ لوگ کسی ایسے شخص کی طرف دیکھ رہے ہوں گے جو ان حالات میں آگے آکر قوم کی رہنمائی کر سکے۔ وہ شخص اس ذمہ داری سے بچنے کی خاطر مدینے سے بھاگ کر مکے میں جاکر چھپ جائے گا۔ وہاں سے لوگ انہیں تلاش کر کے نکالیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ اس کے بعد دشمنان اسلام سے عربوں کی تاریخ کی سب سے جنگ الملحمۃ العظمٰی ہوگی۔ جو دراصل عربوں کے لئے ایک بہت بڑی تباہی ہوگی کیونکہ عربوں کو امت مسلمہ کے نیوکلیس (مرکز) کی حیثیت حاصل ہے اور اس اعتبار سے مسلمانوں میں سب سے بڑے مجرم عرب ہیں جنہوں نے اللہ کے دین سے بے وفائی اور غداری کا معاملہ کیا ہے جس کی انتہا یہ ہے کہ خاص سرزمین عرب میں اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ کو فوجی بیس بنانے کی اجازت دی ہے۔

موجودہ حالات پر غور کریں تو اسی جنگ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ NATO کو از سرنو منظم کیا گیا ہے۔ یہودی مسجد اقصیٰ کو گرا کر ہیکل سلیمانی کی تعمیر کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ غور کیجئے جس دن مسجد اقصیٰ گرا دی گئی اس سے مسلمانوں کی طرف سے کیسا شدید رد عمل ظاہر ہوگا، جس کے نتیجے میں جنگ یقینی ہے۔ ابتداء میں مسلمانوں خاص طور پر عربوں پر بہت سخت حالات آئیں گے۔ لیکن پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حضرت مہدی کی قیادت میں دوبارہ عروج عطا فرمائیں گے اور آخری مرحلے پر جبکہ مسلمانوں کا یہودیوں سے مقابلہ ہوگا اس وقت یہودیوں کے لیڈر نقلی مسیح یعنی دجال سے مقابلہ کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ جو دجال اور یہودیوں کا خاتمہ کریں گے اور پھر صلیب توڑ کر سور کو قتل کر دیں گے جس کے نتیجے میں عیسائیت کا خاتمہ ہو جائے گا۔

لیکن یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ احادیث کی رو سے حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کے لئے جو فوجیں جائیں گی وہ اسی علاقے سے ہوں گی جس میں ہم رہتے ہیں یعنی پاکستان اور افغانستان کا علاقہ۔ اس اعتبار سے اس خطے کی خصوصی اہمیت ہے۔ ہمارے لئے شرم کا مقام ہے کہ اسلام کے نام پر یہ خطہ زمین ہم نے اللہ سے حاصل کیا لیکن ہم نے اب تک اپنے ملک میں شریعت نافذ نہیں کی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنے مقام و مرتبے کو پہچانیں اور عالمی قیام خلافت سے پہلے آنے والے سخت حالات کے مقابلے کی تیاری کرنے کے لئے پاکستان کو اسلام کا گہوارہ بنائیں ورنہ اللہ کے عذاب کا کوئی شدید کوڑا ہم پر بھی برس سکتا ہے۔

حالات حاضرہ

چیف ایگزیکٹو پرویز مشرف نے اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں بنیادی جمہوریت کا جو نقشہ پیش کیا ہے، وہ ماضی کی فوجی حکومتوں کی طرح سیاسی جماعتوں اور سیاستدانوں سے بیزاری کا منہ بولتا ثبوت اور جمہوریت کے پودے کو از سرنو کاشت کرنے کا مظہر ہے۔ نیز چیف ایگزیکٹو کے اس بحالی جمہوریت کے پروگرام میں تین چیزیں غیر مناسب ہیں۔

۱۔ ووٹر کی عمر کم کر کے ۱۸ سال کرنا انتہائی خطرناک ہے کیونکہ اس عمر میں شعور کی پختگی حاصل نہیں ہوتی اور انسان جذباتی نعروں کے پیچھے لگ کر غلط فیصلے کر بیٹھتا ہے۔ میرے نزدیک ووٹر کی عمر کو اکیس سال سے بڑھا کر پچیس سال کیا جانا چاہئے تاکہ سنجیدہ لوگ سوچ سمجھ کر اپنے نمائندے منتخب کر سکیں۔ اسی طرح ہمارے ملک میں جمہوریت لمبی عمر پا سکتی ہے۔ ورنہ سیاسی عمل کا وہی حال ہوگا جو ماضی میں ہوتا رہا ہے۔

۲۔ غیر جماعتی انتخابات کا فیصلہ بھی غلط ہے۔ اگر حکومت بنیادی جمہوریت کے آغاز میں دلچسپی لے رہی ہے تو یہاں بنیادی سیاسی کلچر کو بھی فروغ دیا جانا چاہئے جو سیاسی جماعتوں کے بغیر ممکن نہیں۔

۳۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکومت صوبائیت پرستی کی لعنت کو ختم کرنے کے لئے تیار نہیں جس کی وجہ صوبائیت پر مبنی تحریکوں کی مخالفت کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس ملک کی بقاء کے لئے نفاذ اسلام کے بعد دوسری اہم چیز یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے صوبے بنا دیئے جائیں تاکہ تمام یونٹس کو برابری حاصل ہو اور ملک میں صدارتی نظام کو اختیار کیا جائے۔

مزید برآں موجودہ حکومت کا بنیادی جمہوریت کی بحالی کا منصوبہ نہایت طویل المیعاد ہے، ملک کے استحکام اور اسے مسائل کے گرداب سے نکالنے کے لئے حکومت کو فوری طور پر لازماً تین کام کرنے چاہئیں۔

۱) سود کی دونوں صورتوں کا بلاتاخیر خاتمہ یعنی کمرشل اور بنک انٹرسٹ اور زمین کا سود یعنی جاگیردار نظام فوری ختم کر دیا جائے۔

۲) ملک میں شریعت کی فوری تنفیذ کی خاطر آئین میں موجود قرارداد مقاصد کو صحیح روح کے ساتھ نافذ کیا جائے۔

۳) افغانستان سے اتحاد کی جانب قدم بڑھایا جائے اور اسامہ کے معاملے میں امریکی مفادات کے تحفظ سے انکار کر دیا جائے۔ اس ضمن میں وزیر خارجہ عبدالستار کا بیان بالکل درست ہے کہ امریکہ اسامہ کا معاملہ افغانستان سے خود طے کرے اور ہمیں فریق نہ بنائے۔

علاوہ ازیں حکومت جمہوریت کی بحالی کے لئے کمپیوٹرائزڈ رجسٹریشن پر بہت زور دے رہی ہے حالانکہ اس سے بھی پہلے ضروری ہے کہ ملک میں صحیح صحیح مردم شماری کرائی جائے۔ جس میں مذہب اور مسلک کی وضاحت بھی طلب کی جائے۔ اس کا ایک فائدہ یہ ہوگا کہ پاکستان جب اپنی حقیقی منزل نفاذ اسلام کی طرف سفر شروع کرے گا تو مختلف مسالک کے حقوق کا تحفظ کیا جا سکے گا۔

رفقاء نوٹ فرمالیں! ــــ ان شاء اللہ العزیز

تنظیم اسلامی کا سالانہ اجتماع حسب پروگرام 2 تا 5/ اپریل 2000ء قرآن آڈیٹوریم لاہور میں منعقد ہو رہا ہے ــــ لہٰذا

☆ اس اجتماع میں مصروفیت کے باعث ندائے خلافت کا آئندہ شمارہ شائع نہیں ہوگا۔

☆ نیز ندائے خلافت کے اگلے شمارے میں قارئین کی دلچسپی کے لئے معروف سکالر و دانشور علامہ شبیر احمد بخاری کا انٹرویو شامل کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ

امریکہ بھارت کی عظیم جمہوریت میں سے کچھ جمہوریت کشمیریوں کو بھی دلا دے

پاکستان اپنی تاریخ کے نازک ترین مقام پر کھڑا ہے‘ اس آزمائش میں ناکامی ہمارا نام و نشان مٹا سکتی ہے

تقریر کرتے ہوئے صدر کلنٹن غیر ملکی مہمان سربراہ کے بجائے ایک ایسے ٹیوٹر دکھائی دیتے تھے جو اپنے نالائق شاگرد سے مخاطب ہو

اگر ہم دیانت داری اور سچائی کو شعار بنالیں تو آئندہ امریکی صدر ہمیں سکھانے نہیں‘ سیکھنے کیلئے آئے گا

مرزا ایوب بیگ‘ لاہور

تجزیہ

بل جیفرسن بلائتھ سوم نے امریکی ریاست آرکنساس میں آنکھ کھولی تو وہ یتیم ہو چکا تھا اس کی والدہ ورجینیا کسڈی نے گھر کے اخراجات چلانے کے لئے نرسنگ کا پیشہ اختیار کر لیا۔ لیکن جلد ہی اس نے راجر کلنٹن نامی شخص سے شادی کر لی۔ جیفرسن بلائتھ اپنے سوتیلے باپ سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے اپنے حقیقی والد بلائتھ کا نام اپنے نام کے ساتھ ختم کر دیا اور سوتیلے والد کلنٹن کے نام کو اپنے نام کا حصہ بنا لیا اور بل جیفرسن بلائتھ سوم بل جے کلنٹن بن گیا۔ اس نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۷۶ء یعنی تیس سال کی عمر میں ریاست آرکنساس کا ارٹارنی جنرل منتخب ہو گیا اور صرف دو سال بعد اسی ریاست کے گورنر منتخب ہو گیا وہ امریکہ کے سب سے چھوٹے گورنر تھا۔ ۳ نومبر ۱۹۹۲ء کو امریکیوں نے بل جے کلنٹن کو بھاری اکثریت سے امریکہ کا صدر منتخب کر لیا۔ اس وقت ان کی عمر صرف چھیالیس سال تھی۔ بل جے کلنٹن امریکہ کی تاریخ کے دوسرے صدر تھے جنہوں نے اپنے خلاف impeachment move کا بے جگری سے مقابلہ کیا اور اس تحریک کو ناکام بنانے میں کامیاب ہو گئے۔

یہ تھا ان صاحب کا مختصر سا تعارف جو مورخہ ۲۵ مارچ ۲۰۰۰ء کو پاکستان ٹیلی ویژن کی سکرین پر نمودار ہوئے وہ غیر ملکی مہمان سربراہ کی بجائے ایک ٹیوٹر دکھائی دیتے تھے جو اپنے نالائق طالب علموں سے مخاطب تھا۔ سفارتی آداب کی سنگین خلاف ورزی کرتے ہوئے میزبان ملک میں قدم رنجہ فرمانے سے ایک دن پہلے ہی پاکستان کے پیدائشی دشمن بھارت کی سرزمین سے مائیک ہمر جو کلنٹن حکومت کے ترجمان کی حیثیت سے جنوبی ایشیا کے دورہ میں ان کے وفد میں شامل تھے پاکستان کو وارننگ دی اور ساتھ یہ بھی کہا کہ صدر محترم بھی یہ وارننگ حکومت پاکستان کو وہاں کے دورہ کے دوران دیں گے کہ پاکستان امن اور جمہوریت اور یا پھر ناپسندیدہ اور ناکام ریاست بننے کے خطرے میں سے ایک راستے کا انتخاب کر لے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بھارت کے ساتھ کشمیر کے تنازعہ پر الجھا ہوا ہے جبکہ وہاں جمہوریت کا خاتمہ ہو چکا ہے اور ملکی معیشت دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ناکام ریاست بننے سے صرف اس طرح بچ سکتا ہے کہ وہ کشمیر کو بھول جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ صدر کلنٹن نے بھی کچھ اسی قسم کی باتیں کیں۔ البتہ انہوں نے تلخ لہجہ اختیار کرنے کی بجائے ناصحانہ انداز اختیار کیا۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں کئے گئے ان اقدامات کا ذکر کیا جو بقول ان کے امت مسلمہ کی بھلائی اور اسے امن فراہم کرنے کے لئے کئے گئے تھے۔ مثلاً بوسنیا اور کوسوو میں مسلم دشمن کارروائیوں اور مسلم کش اقدامات کے راستے میں امریکہ حائل ہوا۔ کیونکہ وہاں مسلمانوں کو عقیدے کی بنیاد پر ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ فلسطینیوں اور یہودیوں کے درمیان امن مذاکرات شروع کرائے جس سے علاقے میں امن کی بنیاد پڑی۔ اردن اور مراکش کے بہادر رہنماؤں کے جنازے میں شرکت کی۔ انہوں نے پاکستان کی ایٹمی پالیسی اور کشمیر کے حوالے سے پاکستان کے موقف کا ذکر کرتے ہوئے چند سوالات اٹھائے :

(۱) کیا یہ مہنگی جدوجہد آپ کے بچوں کے لئے سکول تعمیر کر سکتی ہے؟
(۲) کیا اس سے آپ اپنے شہروں کو زیادہ محفوظ بنالیں گے؟
(۳) کیا اس سے صاف پانی اور صحت کی بہتر سہولتیں دستیاب ہو جائیں گی؟
(۴) کیا اس سے امیر اور غریب میں فرق کم ہو جائے گا؟
(۵) کیا اس سے وہ دن قریب آجائے گا جس میں پاکستان کی قوت اور سرمایہ صرف اس کے مستقبل کی تعمیر میں لگایا جائے گا؟
(۶) کیا آپ کے ایٹمی ہتھیار بھارت کے ساتھ جنگ کے امکانات کو کم کر دیں گے اور کیا آپ ایٹمی ہتھیاروں کی وجہ سے زیادہ محفوظ ہو گئے ہیں؟
(۷) کیا ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی دنیا میں آپ کے دوستوں میں اضافہ کرے گی اور پہلے دوستوں سے زیادہ قریب کر دے گی؟

انہوں نے کہا کہ ظاہر ہے کہ ان سب سوالات کا جواب نفی میں ہے۔ لہٰذا ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کشمیر اور ایٹمی اسلحہ کے حوالے سے اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں۔ مزید برآں اپنی سرحدوں سے پار کاروبار اور تجارت کے لئے ساتھی تلاش کریں تاکہ امریکہ اور پاکستان کی دوستی مزید مضبوط ہو اور ہم ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر امن اور ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکیں۔

ہم صدر کلنٹن اور امریکی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے بوسنیا اور کوسوو میں بعد از خرابی بسیار مسلمانوں کی داد رسی کی لیکن ہم فلسطینیوں کے کیمپوں میں بدترین تشدد اور قتل و غارت کس کے کھاتے میں ڈالیں۔ ہم سوڈان کی اسلام کی طرف پیش رفت پر امریکی غیض و غضب اور جنوبی سوڈان کو الگ کرنے کی امریکی

کوششوں کو کیا نام دیں۔ ہم الجزائر میں اسلامی قوتوں کی انتخابات میں کامیابی پر شب خون مارنے والوں کے سینہ پر انٹر نیشنل جمہوری چمپئین کا تمغہ کس طرح سجائیں۔ ہم عراقی شہروں پر وحشیانہ بمباری کرنے اور جنگ کے خاتمے کے بعد بھی مریضوں کو دوائیوں سے محروم رکھنے اور بچوں کے منہ سے دودھ چھیننے والوں کو انسانوں کا ہمدرد کس طرح گردانیں۔ ہمیں ایٹمی ہتھیاروں کی ہولناکی بتانے والے اپنے ایٹمی ذخیرے بھی ٹٹولیں۔ ہمیں غیر ذمہ دار قرار دینے والے ہیروشما اور ناگاساکی کی فضائیں چیک کریں وہاں سے انسانی گوشت کے جلنے کی بو اب تک آرہی ہے۔ چرنوبل کے ایٹمی پلانٹ نے جو تباہی مچائی تھی وہ ہماری غیر ذمہ داری کا نتیجہ نہیں تھا۔

ہم انسانی حقوق کے علمبرداروں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا بھارت کی سات لاکھ فوج کشمیریوں میں محبت بانٹ رہی ہے۔ کیا کشمیریوں کے حقوق کو اس لئے تسلیم نہیں کیا جا رہا کہ وہ مسلمان ہیں ہم امریکہ اور صدر کلنٹن سے درخواست کرتے ہیں کہ بھارت کی عظیم جمہوریت میں سے تھوڑی سی جمہوریت کشمیریوں کو بھی لے دیں۔ جہاں تک پاک امریکہ دوستی کا تعلق ہے ہم سمجھتے ہیں کہ پاکستانی عوام اس کی بہت بڑی قیمت ادا کر چکی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد سوویت یونین اور اس کا کمیونزم امریکہ کا سب سے بڑا مسئلہ تھا ہم نے ہر قدم پر امریکہ کا ساتھ دیا۔ سیٹو سنٹو کے رکن بنے' امریکہ نے پاکستان میں فوجی اڈے قائم کئے اور سوویت یونین کی جاسوسی پاکستان کے ذریعے کی جس سے پاکستان کو سوویت یونین کے غیض و غضب کا سامنا کرنا پڑا۔ جن دنوں میں چین اور سوویت یونین کی کشیدگی تھی اور سوویت یونین نہیں چاہتا تھا کہ امریکہ چین کے قریب آئے پاکستان نے امریکہ اور چین میں رابطہ کرانے میں مرکزی رول ادا کیا جس سے امریکہ اب تک بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اور چین کئی مرتبہ اسے پاکستان کا خود پر احسان قرار دے چکا ہے۔ پاکستان نے اپنی سلامتی داؤ پر لگا کر افغانستان کی جنگ میں امریکہ کا پارٹنر بن کر سوویت یونین کو پاش پاش کرنے میں بھی اہم بلکہ مرکزی رول ادا کیا جس کے نتیجہ میں امریکہ واحد سپریم پاور بن بیٹھا اور یہ دنیا unipolar ہو گئی۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ نے ہمیشہ صرف اور صرف اپنے مفادات کے حوالہ سے سوچا اور پالیسیاں بنائی اور امریکی انتظامیہ کے سر پر سوار یہودی لابی نے امریکی پالیسیوں کا رخ ہمیشہ مسلم دشمنی میں متعین کیا جس سے مسلمان ممالک کے عوام کے دل امریکہ کے خلاف نفرت سے بھر گئے۔ اب تک ملنے والی اطلاعات اور شواہد کے مطابق پاکستان نے بالآخر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ امریکہ اور مغرب پر انحصار چھوڑ دے گا اور وہ اپنا رخ اب مشرق کی طرف متعین کرے گا۔ شاید یہی وجہ ہے کہ جنرل مشرف نے برسراقتدار آتے ہی چین کا دورہ کیا اور کلنٹن کے رخصت ہوتے ہی جنوب مشرقی ایشیا کا رخ کیا یہ بہت اچھی اور مثبت سوچ ہے لیکن ہمیں یہ احساس کرنا ہو گا کہ ہم اپنی بقا اور استحکام کے لئے جب تک خود انقلابی اقدام نہیں کریں گے بیرون سے مدد اولاً تو کرے گا کوئی نہیں اور اگر مدد مل بھی گئی تو ماضی کی طرح وہ ہمارے کسی کام نہیں آئے گی۔ پاکستان اپنی زندگی کے نازک ترین مقام پر کھڑا ہے۔ دشمن متحد ہو کر سماجی اور معاشی لحاظ ہی سے نہیں بلکہ شاید عسکری طور پر بھی اس پر حملہ آور ہونے والے ہیں ہمارے لئے یہ کڑی آزمائش اور امتحان کا موقع ہے اس امتحان میں کامیابی ہماری ناؤ کو کنارے لگا سکتی ہے۔ جبکہ ناکامی ہمارا نام و نشان مٹا دے گی۔ ہم حکومت اور عوام کے لئے چند ناگزیر اقدامات تجویز کرتے ہیں تاکہ آنے والے چیلنج کا مقابلہ کیا جا سکے :

(۱) سیاسی اور عسکری قائدین تمام اختلافات کو فراموش کر کے اتحاد اور باہمی تعاون کا مظاہرہ کریں۔ سیاسی اور ذاتی اختلافات کو پس پشت ڈال دیں۔

(۲) حکومت غیر ترقیاتی اخراجات پر سخت ترین پابندی عائد کر دے۔

(۳) دنیا بھر میں پاکستان کے سفارت خانوں کو متحرک کیا جائے وہ پاکستان کے خلاف ہونے والے پروپیگنڈے کا مناسب توڑ کریں۔ برآمدات میں اضافے کے لئے ان سفارت خانوں سے مدد لی جائے۔

(۴) بیرونی تجارت کے معاملے میں کوالٹی کنٹرول کو اصل ہدف قرار دیا جائے۔

(۵) درآمدات کی فہرست کو انتہائی محدود کر دیا جائے۔

(۶) محاصل کے قوانین کو قابل عمل بنایا جائے۔

(۷) ٹیکس کا نفاذ براہ راست ہو اور انتہائی شفاف ہو تاکہ عوام کو اعتماد ہو کہ ان کا پیسہ صحیح جگہ پہنچ رہا ہے اور صحیح استعمال ہو رہا ہے۔

(۸) حکومت سادگی کے لیکچر دینے کی بجائے خود سادگی اور کفایت پر عمل کر کے دکھائے۔

(۹) پاکستان سے نچوڑا ہوا خون جو باہر کے بینکوں میں جمع ہے اسے واپس لانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔

(۱۰) چین' ایران اور افغانستان سے خصوصی تعلقات قائم کئے جائیں۔ بھارت سے بھی اپنے تعلقات کو کم از کم ورکنگ ریلیشن کی سطح پر لایا جائے چاہے اس کی خاطر کشمیر پر اپنے پرانے موقف میں کچھ نہ کچھ لچک پیدا کی جائے۔ ایسی صورت میں ہم اپنے دفاعی اخراجات میں کمی کر کے اپنی اقتصادی صورتحال بہتر کر سکتے ہیں البتہ ایٹمی صلاحیت کے معاملے میں کسی طرح بھی اور کسی سطح پر بھی سمجھوتہ نہ کیا جائے۔

(۱۱) قرضوں کی معیشت سے اب رجوع کر لینا چاہئے تاکہ عالمی مالیاتی استعمار ہمیں بلیک میل نہ کر سکے۔

(۱۲) جمہوری عمل کو زیادہ دیر کے لئے معطل نہ کیا جائے لیکن اس بات کی لازمی احتیاط کی جائے کہ وہ سابقہ شرمناک جمہوریت دوبارہ لوٹ نہ آئے۔

ہم تمام پاکستانیوں اور خصوصاً قارئین ندائے خلافت کو آگاہ کرتے ہیں کہ امریکہ اپنے سابق خدمت گزار پاکستان کو کبھی اتنی آسانی سے ہاتھ سے نہیں جانے دے گا۔ وہ پیار اور پچکارے سے پھر اسے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کرے گا اور انکار پر بدترین دشمن بن کر سامنے آئے گا۔ ہمیں محنت' ہمت اور حکمت سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کھوکھلے نعرے اور بڑکیں ہمارے لئے بہت ضرر رساں ثابت ہوں گی۔ ماضی میں ہمیں نعرہ بازی اور بے عملی بہت نقصان پہنچا چکی ہے۔ مستقبل میں احتیاط کی شدید ضرورت ہے۔ اگر ہم نے آج ہی سے دیانت اور سچائی کو اپنا شعار بنا لیا' بالفاظ دیگر حقیقی اور عملی مسلمان بن گئے تو یقین رکھئے اکیسویں صدی میں پاکستان آنے والا امریکی صدر ہمیں سکھانے نہیں سیکھنے آئے گا۔ ان شاء اللہ العزیز

بقیہ : سی ٹی بی ٹی سیمینار

جو کہ ۳۵ سال سے اس شعبہ سے وابستہ رہے سی ٹی بی ٹی پر اپنا موقف بیان کرنے سے اپنی ملازمت سے ہاتھ دھونے پڑے جس پر میں نے انہیں شہید سی ٹی بی ٹی کا خطاب دیا۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی اگر سی ٹی بی ٹی پر ریفرنڈم کروا رہے ہیں تو اس کا بھرپور ساتھ دینا چاہئے۔ اہم ایٹمی سائنس دان ثمر مبارک کا بھی دستخط نہ کرنے پر بیان آیا ہے۔ امیر محترم نے فرمایا کہ یہ ملک خداداد ہے اور یہ ایٹمی صلاحیت بھی خداداد ہے جو مسلمان ممالک میں سے صرف پاکستان کے پاس ہے۔ اگر پاکستان نے اس ایٹمی صلاحیت کے ساتھ ساتھ اسلام کی طرف پیش رفت نہ کی تو وہ بھارت سے نہیں بچ سکتا۔ اگر اللہ کی مدد ہے تو کون شکست دے سکتا ہے۔ اگر اللہ نہ مدد کرے تو اسے کون بچا سکتا ہے۔ بقول خورشید گیلانی "پاکستان کے مسلمانوں کو صحیح مسلمان بننے کے لئے نیا جنم لینا ہو گا"۔ تاریخ انسانی کی سب سے اہم جنگ آنے والی ہے اس کی فضا تیار ہو رہی ہے۔ نیٹو کی تیاری مسلمانوں کے خلاف ہے۔ مادہ پرستی اور روحانیت کا آپس میں ٹکراؤ ہے۔ نیٹو کے صدر نے کہہ دیا ہے کہ ہمارا اصل مقابلہ مسلم بنیاد پرستوں کے ساتھ ہے۔

اس سلطنت خداداد میں' خداداد ایٹمی صلاحیت ہمارے پاس ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم سودی نظام ملک میں سے ختم کریں۔ اگر امریکی سینٹرز کی ترمیم سے ہمارے F-16 طیاروں کا معاہدہ یکطرفہ ختم ہو سکتا ہے تو اللہ کے حکم کے تحت کیا ہم بیرونی قرضوں پر سود دینے سے انکار نہیں کر سکتے۔ اصل زر کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ ہم اپنی سہولت کے ساتھ واپس کریں گے۔ دو صد احباب نے اس سیمینار میں مقررین کو ڈھائی گھنٹے صبر و استقلال سے سنا۔

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی کے زیر اہتمام

سی ٹی بی ٹی سیمینار

مستقبل میں پیش آنے والی تاریخ انسانی کی سب سے اہم جنگ کیلئے ہمیں اپنی ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کرنا ہوگی ○ ڈاکٹر اسرار احمد

معروف کالم نگار عطاء الرحمٰن، ایئر کموڈور (ر) طارق مجید، مرزا ندیم بیگ، صاحبزادہ خورشید گیلانی، بدر منیر چوہدری اور دیگر مقررین کا سیمینار سے خطاب

رپورٹ : غازی محمد وقاص

تنظیم اسلامی لاہور جنوبی، ہر ماہ دعوت فورم کے زیرعنوان مختلف موضوعات پر دعوتی پروگرام منعقد کرتی ہے۔ اس ماہ سی ٹی بی ٹی سیمینار ۱۰ مارچ ۷ بجے شب دفتر لاہور جنوبی کے سبزہ زار میں منعقد کیا گیا، جس کی صدارت امیر محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے کی۔ اعجاز خان صاحب ناظم دعوت نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیتے ہوئے حافظ جمیل صاحب کو تلاوت قرآن حکیم کی دعوت دی۔ تنظیم اسلامی کے رفیق اور خبریں اخبار کے سب ایڈیٹر مرزا ندیم بیگ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کو سی ٹی بی ٹی پر ہرگز دستخط نہیں کرنا چاہئیں۔ یہ نہ صرف ملک بلکہ ملت اسلامیہ سے غداری کے مترادف ہو گا۔

جنگ اخبار کے معروف کالم نگار عطاء الرحمٰن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پاکستان کو صرف اس صورت میں دستخط کرنے چاہئیں جب پاکستان کو ایٹمی کلب کا ممبر بنا لیا جائے۔ اس سے قبل امریکہ، روس، چین، فرانس اور برطانیہ کلب کے ممبر ہیں۔ اگر پاکستان نے ایٹمی کلب کا ممبر بنے بغیر دستخط کئے تو یہ ایٹمی پروگرام رول بیک کرنے کے مترادف ہو گا۔

لاہور پریس کلب کے صدر بدر منیر چوہدری نے کہا کہ U.N.O نے یہ معاہدہ تیار کیا ہے اور دستخط کے لئے امریکہ ہمارا بازو مروڑ رہا ہے۔ امریکہ کی بدنیتی کشمیر کے معاملے میں بھی واضح ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمران عموماً قوم کے وسیع تر مفاد کی بات کرتے ہیں، حالانکہ مفاد ان کا اپنا ہوتا ہے۔ انہوں نے قائداعظم کے ایک قول کا حوالہ دیا کہ "فوجی کمزوری جارحیت کو دعوت دیتی ہے"۔

طارق مجید کموڈور (ر) پاکستان بحریہ نے فرمایا کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کر دیئے گئے تو یہ قومی مفاد میں نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ "حکمرانوں کو چاہئے کہ وہ آزادی کو ہر چیز پر ترجیح دیں۔ پاکستان کے وزیر خارجہ نے گزشتہ دنوں یہ بیان دیا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایٹمی قوت تسلیم کر لیا ہے حالانکہ امریکہ نے سرکاری بیان میں بھارت کو ایٹمی قوت تسلیم کیا ہے پاکستان کو نہیں"۔ انہوں نے کہا کہ ایٹمی صلاحیت امت مسلمہ کی امانت ہے اور پاکستان ابھی ابتدائی سٹیج پر ہے پاکستان کے پاس Dirty Bomb ہے اور Clean Bomb بنانے کی ضرورت ہے۔ جو نیوکلیائی تجربات کے بغیر ممکن نہیں۔ مزید برآں ایٹمی پروگرام معاشی ترقی کے لئے بھی ضروری ہے۔ یہودیوں اور اسرائیل کا کہنا ہے کہ ہمارا بڑا دشمن پاکستان ہے۔ اسرائیل، بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ ایک مرتبہ اس نے کہوٹہ پر حملہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ اسرائیل نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کیلئے دو ادارے بھی بنائے ہیں، جس کا سربراہ ایک جرمن یہودی ہے۔

معروف دانشور صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی نے کہا کہ اصل الاصول یہ ہے کہ کسی کے دباؤ یا مالی مفاد کے تحت یہ معاہدہ تسلیم نہیں کرنا چاہئے، بلکہ آزاد اور باوقار قوم کی حیثیت سے فیصلہ کرنا چاہئے۔ اگر معاہدہ قومی مفاد میں ہے تو کیا جائے ورنہ نہیں کرنا چاہئے۔ مذہبی اور سیاسی جماعتوں کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ دستخط نہ کرنے پر جو مسائل آئیں گے اس پر احتجاج نہیں کریں گے۔ جو مرنے کی لذت سے آشنا نہیں وہ زندگی کی لذت محسوس نہیں کر سکتا۔ اگر ہم برداشت کرنا چاہیں گے تو تمام مسائل کو برداشت کر سکیں گے۔ جو قوم مرنے کے لئے تیار ہو اسے کوئی تسخیر نہیں کر سکتا۔ افغانستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ حضرت حسینؓ نے یزید کی فوج سے کہا تھا "موت تک میں تمہارے ساتھ جانے کو تیار ہوں، آگے تم میرا کیا کر سکتے ہو"۔ کسی قوم کو اقوام میں کھڑا ہونے کے لئے دور رس فیصلے کرنے چاہئیں۔ اگر ہم یہ طے کر لیں کہ قومی غیرت پر کوئی فیصلہ نہیں ہو گا تو ہمیں نیا جنم لینا ہو گا۔ جو قوم قربانی دینا جانتی ہے وہ اپنی تعمیر بھی کر لیتی ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد

امیر تنظیم اسلامی نے اپنے صدارتی خطبہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم نے مظاہرے اور کانفرنسوں کے ذریعے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے نقصان دہ مضمرات سے عوام کو آگاہ کیا اور آج کا یہ سیمینار بھی اسی کی کڑی ہے۔ انہوں نے سورۃ الانفال کی آیت ﴿ اَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ ..... ﴾ کے حوالے سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو امکانی حد تک ہتھیار تیار کرنے کا حکم دیا ہے، تاکہ تم اللہ کے دشمنوں اور اپنے دشمنوں پر رعب ڈال سکو۔

انہوں نے کہا کہ ایٹمی سائنس دان سلطان بشیر الدین

(باقی صفحہ ۲ پر)

سی ٹی بی ٹی سیمینار سے مرزا ندیم بیگ خطاب کر رہے ہیں۔ سٹیج پر اعجاز احمد خان، عطاء الرحمٰن، محترم ڈاکٹر اسرار احمد، ایئر کموڈور (ر) طارق مجید اور بدر منیر چوہدری تشریف فرما ہیں

بل کلنٹن کا دورۂ جنوبی ایشیا

تحریر : رعنا ہاشم خان

امریکہ بلاشبہ اس وقت دنیا کی ایک بڑی طاقت ہے' جس کے پاس ہر طرح کے وسائل کی فراوانی ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد فتح کے نشے میں چور یہ ملک آج آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے ساری دنیا کو اپنی جاگیر بنا لینا چاہتا ہے۔ روس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے بعد اب امریکہ اکیلا ہی پوری دنیا کا بے تاج بادشاہ بنا ہوا ہے۔ آج کی دنیا میں جہاں ہر جگہ امریکہ کا سکہ چلتا ہے' کمزور اور طاقتور ہر ملک اس کی ناراضگی کو اپنے لئے خطرہ سمجھتا ہے۔

کائیاں اور گھاگ امریکہ یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ پاکستانی عوام اسلامی نظام کے نفاذ کے خواہش مند ہیں مگر امریکہ کی طرف سے پاکستانی حکومت پر مسلسل دباؤ موجود رہتا ہے کہ ملک میں شرعی قوانین نافذ نہ ہونے دیئے جائیں۔ یہ پاکستانی مسلمانوں کے جذبات کا معاملہ ہے' اس کے علاوہ یہ عالم اسلام کا بھی مسئلہ ہے۔ پاکستان کا قیام اسلامی نظریۂ حیات کی وجہ سے ممکن ہوا ہے' اس کے علاوہ پاکستان دنیا میں واحد ملک ہے جو کہ اسرائیل کی طرح نظریئے کی بنیاد پر قائم ہوا ہے۔ امریکہ یوں تو امن کے راگ بہت الاپتا ہے لیکن شاید یہ نہیں جانتا کہ ایک مضبوط پاکستان ہی اس خطے اور عالم اسلام کے لئے امن کی ضمانت ہے۔ امریکہ امت مسلمہ کا دوست کبھی نہیں رہا اور نہ ہو سکتا ہے۔ افغانستان میں طالبان' چیچنیا' بوسنیا' کوسووا' غرض جہاں کہیں بھی اسلام کے نام پر حکومت بننے لگتی ہے یا بن جاتی ہے تو امریکہ کے سینے پر سانپ لوٹ جاتے ہیں۔ امریکہ دوٹوک الفاظ میں افغانستان اور طالبان کی حکومت کو دہشت گردوں کی جنت کہہ چکا ہے۔ امریکہ مشرقی تیمور میں تو ریفرنڈم کرا سکتا ہے لیکن مقبوضہ کشمیر پر نظر عنایت نہیں ڈالتا۔ ہمیں امریکہ نے ہمیشہ بے وقوف بنا کر صرف اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا اور جونہی اس کا مطلب نکلا' اس نے ہمیشہ ہم سے آنکھیں پھیر لیں۔ امریکہ نے ہر جنگ میں ہماری مخالفت کی اور ہمیں کمزور رکھنے کے لئے اسلحے کی سپلائی روک دی۔ ۱۹۷۱ء میں ادھر ہمارا پیارا وطن دولخت ہوا' اور اُدھر امریکا کا بحری بیڑہ بحر ہند کے پانیوں میں کھڑا کھلکھلاتا رہا اور بھارت کی وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی کو یہ کہنے کا سنہری موقع ملا کہ "آج ہم نے برصغیر کے دو قومی نظریہ کو خلیج بنگال میں ڈبو دیا ہے"۔

امریکہ پاکستان سے دوستی کے دعوے بھی کرتا رہا اور پاکستان کو ہر عالمی اور سیاسی میدان میں تنہا بھی چھوڑتا رہا۔ پاکستانی عوام کی قسمت کے فیصلے واشنگٹن کے سنگین ایوانوں میں ہوئے ہیں۔ امریکہ کا فیصلہ حکم آخر ہوتا ہے' جس کے خلاف کہیں کوئی اپیل نہیں کی جا سکتی۔ امریکہ ہماری آزادی کے ۵۲ سالوں بعد بھی ہم کو اپنا ایک ادنیٰ غلام سمجھتا ہے۔ اخلاقی پسماندگی کے شاہکار امریکہ کی اس وقت سب سے بڑی پریشانی سی ٹی بی ٹی' اسامہ بن لادن' طالبان' پاکستان اور عالم اسلام کی مذہبی اور جہادی تحریکیں ہیں۔ امریکہ اپنی اخلاقی قدروں کی پامالی سے خود کو تو کیموفلاج کر لیتا ہے اور "برف گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر"۔

اسرائیل جو کہ دنیا کی چھٹی بڑی ایٹمی طاقت ہے اور جس کے پاس اس وقت تقریباً ۳۰۰ سے زیادہ ایٹمی ہتھیار موجود ہیں اس کے لئے نہ تو کوئی سی ٹی بی ٹی ہے اور نہ ہی وہ دہشت گرد کہلاتا ہے۔ بلکہ امریکہ ہر مرحلے پر اسرائیل کی حفاظت کا ذمے دار بن جاتا ہے۔ خود امریکہ نے اپنے ۳۰۰ ایٹمی ہتھیار کو بنانے میں کوئی ۱۰۰ کے لگ بھگ ایٹمی دھماکے کئے۔ لیکن پاکستان کو آنکھیں دکھائی جاتی ہیں۔

اُمید ہے پاکستان بھی اپنے مختلف قسم کے ہتھیاروں کو ٹیسٹ کرنے کے لئے نہ صرف سی ٹی بی ٹی پر سائن نہیں کرے گا بلکہ ان شاء اللہ اپنی سلامتی اور بقاء کے لئے مزید ایٹمی دھماکے بھی کرے گا۔ امریکہ یا تو ان دھماکوں کو برداشت کرے' ورنہ خاموش رہے۔ ایسا لگتا ہے کہ پاکستان یہ دھماکے کھوٹہ میں نہیں بلکہ امریکہ کے دل و دماغ پر کرتا ہے۔

پاکستان کے ہر معاملے میں ٹانگ اڑانے والا امریکہ دنیا کی چوتھی بڑی فوجی قوت کے مالک بھارت کو پینٹاگون کے ذریعے بھارتی دفاعی بجٹ میں ۳ بلین ڈالر کے اضافے کو روکنے میں ناکام ہو گیا' اس کے برعکس بھارتی اخبار "دی ہندو" کی رپورٹ کے مطابق امریکی سائنس دانوں نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان خوشاب میں پلاٹینیم ری ایکٹر بنا رہا ہے اور یہ مسئلہ واشنگٹن پریس کلب میں اٹھایا جائے گا۔ اور خود یہ پوری دنیا کے لئے امن کا نعرہ لگانے والے اس تہذیب یافتہ ملک نے انتہائی بدتہذیبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۰ اگست ۱۹۹۸ء کی شب کراچی کے قریب بین الاقوامی سمندر کی حدود سے افغانستان پر ۵۰ سے زائد کروز میزائل گرائے۔ امریکہ خود تو نیشنل ڈیفنس میزائل سسٹم نصب کر رہا ہے لیکن پاکستان کی ایٹمی صلاحیت اس کو کھٹکتی ہے۔ دوسری طرف بھارت دن رات پاکستان پر امبار گو لگانے کی اسکیمیں بناتا رہتا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ امن کی خواہش کو اپنی پالیسی کا محور بنایا جبکہ بھارت نے ہمیشہ جنگی جنونیت پھیلائی۔ لیکن ہندو ذہنیت اتنا نہ جان سکی کہ امریکہ اس بات سے خوش ہے کہ ایشیا کے لوگ آپس میں لڑتے رہیں' کیونکہ ان کی لڑائی میں ہی امریکہ کی اجارہ داری قائم رہ سکتی ہے۔ رہا کشمیر کا مسئلہ تو اس پر امریکہ اور پاکستان کے درمیان کوئی بھی ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔

روس کے بعد اب چین کو امریکہ اپنا سب سے بڑا دشمن گردانتا ہے اور بھارت کے ذریعے چین کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے۔ لیکن شاید بھارت یہ نہیں جانتا کہ جس دن چین تقسیم ہو گیا وہ بھارت کا بھی آخری دن ہو گا کیونکہ امریکہ کسی بڑی طاقت کو برداشت نہیں کر سکتا۔

پاکستان میں امریکی صدر بل کلنٹن کے دورے کے دوران ملک میں کسی بھی قسم کی دہشت گردی کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے سخت حفاظتی اقدامات کئے گئے' دھماکہ خیز مواد اور دیگر قسم کے بموں کو ٹریک کرنے کے لیئے اسلام آباد میں غیر ملکی تربیت یافتہ سونگھنے والے کتوں کے ۳ جوڑے لائے گئے لیکن بل کلنٹن بھول گئے ہیں کہ گروزنی میں انسان لاشوں کو کتے کھا رہے ہیں۔

امریکی صدر بل کلنٹن جب ۴ سال کے تھے تو ان کے والدین میں علیحدگی ہو گئی تھی۔ ان حالات میں بل کلنٹن کی والدہ نشے کی عادی ہو گئیں۔ ننھے بل کلنٹن کے نانا' نانی نے ان کی پرورش کا بیڑہ اٹھایا اور ان کو اپنے گھر لے گئے۔ کچھ عرصے بعد یہ بزرگ بھی فوت ہو گئے۔ بل کلنٹن نے ناقابل بیان مشکلات میں اپنا بچپن گزارا۔ آج آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے ذریعے ترقی پذیر ممالک میں بھوک پھیلاتے ہوئے کیا انہیں اپنے بچپن کی یاد نہیں آئی؟

کاش کہ صدر بل کلنٹن نے جب اپنے جنوبی ایشیا کے دورے کے موقع پر پاکستان کو چند گھنٹوں کی میزبانی کا شرف بخشا تو چند منٹ کی نظر کرم ان کشمیری مہاجرین پر بھی کر لیتے جو اپنے گھر بار چھوڑ کر پاکستان میں پناہ گزین ہیں۔ بل کلنٹن نے ایک تکلیف دہ بچپن گزارا ہے' وہ یقیناً بے گھر کشمیری بچوں کے کرب کو سمجھ سکتے!

تحریک خلافت پاکستان کے زیر اہتمام نوید خلافت کانفرنس الحمرا ہال (۱) لاہور میں اتوار ۲۶ مارچ کو منعقد ہوئی۔ اسکی تفصیلی رپورٹ آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ

دفعتاً ترک تعلق میں بھی رسوائی ہے

تحریر: محمد سمیع، کراچی

جس طرح اللہ کی بندگی کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک بندے کے دل میں اس کی محبت نہ ہو اسی طرح رسول کی اطاعت کا حق ادا نہیں ہو سکتا جب تک امتی کے دل میں اپنے رسول کی محبت نہ ہو۔ یہی مفہوم ہے اس ارشاد نبویؐ کا جس میں آپؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے باپ، بیٹے اور دنیا کے تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہیں کرتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کا مقصد بعثت جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں دین حق کو ساری دنیا میں غالب کرنا تھا اور آپؐ نے اپنی حیات مبارکہ میں جزیرہ نمائے عرب کی حد تک غالب و نافذ کر دیا۔ آج کی احیائی تحریکوں کے سربراہان کے پیش نظر بھی چونکہ غلبۂ دین حق ہی کا مشن ہے لہٰذا ان کے متبعین پر ان کا یہ حق ہے کہ وہ ان سے دلی محبت رکھیں۔ اس طرح اسوۂ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سنت کی پیروی بھی ہو سکتی ہے اور ایسا ہوتا بھی ہے کہ تحریکوں میں جو جتنا زیادہ گہری وابستگی اس مشن سے رکھتا ہے اسی تناسب سے اس کے دل میں اپنے امیر کی محبت جاگزیں ہوتی ہے۔ لیکن ہماری محبت میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی محبت میں ایک واضح فرق موجود ہے۔ ایک طرف رسولؐ سے ان کی محبت کی گہرائی و گیرائی کی گرد کو بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ اس حوالہ سے حضرت حسن بصریؒ کا قول ذہن میں آتا ہے۔ ان سے کسی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاویہؓ میدان جہاد میں جس گھوڑے پر سوار ہو کر قتال کرتے تھے ہم اس کی ناک میں دوران جنگ جمع ہونے والی گرد کے مقام کو بھی نہیں پا سکتے۔

دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان نبی اور اُمتی کا رشتہ تھا اور معمولی غفلت سے اعمال کے ضائع ہونے کا ہی کا خطرہ نہیں تھا بلکہ ایمان کے بھی خطرے میں پڑنے کا امکان تھا۔ آج یہ معاملہ نہیں ہے۔ اب ہوتا یہ ہے کہ امیر کی محبت مامور کے دل میں جتنی بڑھتی ہے اسی تناسب سے مامور اپنے امیر کی قربت میں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور اسی تناسب سے اپنے امیر سے اس کی توقعات میں بھی اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایسے میں اگر کبھی اس کی توقعات کو ٹھیس پہنچتی ہے تو اس کا ردعمل بھی شدید ہوتا ہے۔ چونکہ آج کوئی جماعت الجماعہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی کہ اس سے علیحدگی کفر تک لے جاتی ہو لہٰذا وہ اس جماعت سے علیحدگی اختیار کرنے میں ذرہ برابر بھی تاخیر نہیں کرتا۔ اگر جماعت سے خلوص کی بلندی غیر معمولی نوعیت کی ہو تو بسا اوقات اس کی اپنے امیر سے محبت نفرت میں تبدیل ہونے تک محدود نہیں رہتی بلکہ اس سے دو چار قدم آگے بڑھ کر وہ اجتماعیت سے متنفر ہو جاتا ہے نتیجتاً وہ مشن سے بھی اپنا رشتہ کمزور کر دیتا ہے کیونکہ مشن اور اجتماعیت لازم و ملزوم ہیں۔ اگر آپ ایک سے ترک تعلق اختیار کریں گے تو دوسرے سے تعلق پر لازماً اثر پڑے گا۔ اس کے باوجود اگر کوئی اپنے امیر کے طرزِ عمل سے مایوس ہو کر نظم جماعت سے ترک تعلق کرتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کیا سیرت میں اس قسم کا کوئی واقعہ ملتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے کسی طرزِ عمل سے مایوس ہو کر کسی مسلمان نے مسلمانوں کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی ہو۔ وہاں تو ہم منافقین کو بھی دیکھتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہتے ہیں۔ جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ منافقین تو اپنے دنیوی مفادات کے پیش نظر مسلمانوں کی جماعت میں شامل رہنے پر مجبور تھے تو کیا ہم اپنی اخروی نجات و فلاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت میں رہنے کو ترجیح نہیں دے سکتے؟ جواب یہ ہو سکتا ہے آج کی کوئی جماعت الجماعہ نہیں ہے، بجا لیکن تجربہ تو یہ بتاتا ہے (کم از کم ہم اپنی تنظیم کی حد تک تو یہ کہہ سکتے ہیں) کہ جماعت سے قطع تعلق کے نتیجے میں عموماً لوگ اجتماعیت سے وابستگی سے ہی محروم ہو گئے ہیں۔

ہم اس بات پر بھی غور کر سکتے ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے طرزِ عمل سے مایوسی کے نتیجے میں کوئی ارتداد کا مرتکب نہیں ہوا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ پھر ان کی بصیرت، ان کی معاملہ فہمی، ان کی فہم و فراست کی گرد کو بھی کوئی عام آدمی نہیں پہنچ سکتا جبکہ آج کے امیر تحریک کا معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ اس سے کسی سنگین غلطی کا ارتکاب ممکن ہے۔ ایسے لوگوں سے میں صرف ایک سوال پوچھنے کی جسارت کروں گا کہ کیا کوئی شخص اپنے والدین خصوصاً اپنی والدہ حتیٰ کہ اپنی بیوی کے کسی طرزِ عمل سے مایوس ہو کر کبھی اپنا گھر چھوڑتا ہے۔ کیوں؟ اسے اپنے ان عزیز ترین عزیزوں کی دل شکنی مقصود نہیں ہوتی۔ مزید برآں وہ اپنے خاندان کو اپنی علیحدگی کے نتیجے میں پہنچنے والے نقصان کا بھی متحمل نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے جو رشتہ دار اسے عطا کئے ہیں اس کے ساتھ تو اس کا یہ معاملہ ہے اور جس اللہ کے دین کی سربلندی کی جدوجہد کیلئے وہ نظم جماعت میں شامل ہوا تھا اس سے ترک تعلق میں اسے عار نہیں۔ لہٰذا اسے غور کرنا چاہئے کہ کیا اس کا یہ طرزِ عمل قابل فہم ہے۔ جبکہ عمومی تعلق کے بارے میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ ؎

دفعتاً ترکِ تعلق میں بھی رُسوائی ہے
اُلجھے دامن کو چھڑاتے نہیں جھٹکا دے کر

ہم بھی مُنہ میں زبان رکھتے ہیں

نعیم اختر عدنان

☆ مسلم لیگ کو نواز شریف کی طرف نہیں دیکھنا چاہئے۔ (پیر پگاڑا)
✪ وہ اس لئے کہ "ہم بھی تو پڑے ہیں راہوں میں"۔
☆ پاکستان چیچنیا کو روس کا حصہ سمجھتا ہے۔ (روس میں متعین پاکستانی سفیر)
✪ بے شرم کہیں کا!
☆ امریکی صدر مسئلہ کشمیر حل کر سکتے ہیں۔ (بی بی سی)
✪ البتہ انکل سام کی نیت کا ٹھیک ہونا ضروری ہے۔
☆ عدلیہ سمیت تمام اداروں کو ایماندار قیادت نہیں مل سکی۔ (سابق چیف جسٹس اجمل میاں)
✪ اسی لئے تو ملک کا یہ حال ہے۔
☆ مسلم لیگ کو قرضہ خوروں اور خوشامدیوں سے پاک کر دیا جائے گا۔ (میاں اظہر)
✪ پھر مسلم لیگ میں باقی کیا رہ جائے گا۔

کاروان خلافت منزل بہ منزل

اُسرہ پنڈی گھیپ کی دعوتی وتربیتی سرگرمیاں

اُسرہ پنڈی گھیپ کا تنظیمی پروگرام ۱۱ فروری کو منعقد ہوا۔ جس میں ایک رکوع ترجمہ مع تشریح ہوا۔ اعانتوں کی وصولی' ندائے خلافت کی رقوم کی وصولیاں کی گئیں۔ دعوتی پروگرام کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔

دعوتی پروگرام ۱۲ فروری بروز ہفتہ کو دفتر تنظیم اسلامی میں منعقد ہوا۔ جس میں مقرر کے فرائض نائب ناظم حلقہ جناب گوندل صاحب نے ادا کئے اور سورۃ البقرہ کے حوالے سے پاکستان کے موجودہ حالات اور سی ٹی بی ٹی کا تجزیہ کیا گیا۔ اس میں احباب کی تعداد ۲۲ اور رفقاء کی حاضری سو فیصد رہی۔ بعد میں سوال وجواب کی نشست ہوئی جس میں امت مسلمہ کو کسی ایک قیادت پر جمع ہونے کے لئے کی جانے والی کوششوں کا تذکرہ ہوا۔ اس سے پہلے دفتر حلقہ کی طرف سے سی ٹی بی ٹی کے حوالے سے وصول شدہ ہینڈ بل تقسیم کئے گئے۔ اسی حوالے سے میٹ دی پریس پروگرام میں نقیب اُسرہ نے پریس کلب پنڈی گھیپ میں شرکت کی' جس میں باقی جماعتیں بھی مدعو تھیں۔ اس کی تشہیر روزنامہ نوائے وقت کی ۲۳ فروری کی اشاعت میں ہوئی۔

۲۵ فروری بروز جمعہ اُسرہ میں رفقاء کی تربیت کے لئے پروگرام ہوا۔ اس پروگرام میں جناب عبدالرحمٰن نوید نے سورۃ آل عمران کی آیات کا ترجمہ و تشریح بیان کی۔ بعد ازاں محمد عارف نے سورۃ العصر کے حوالے سے گفتگو کی۔ اس پروگرام میں چار احباب بھی شریک ہوئے۔

اُسرہ ہیٹر کرباٹھ کی عید ملن پارٹی

نقیب اُسرہ ہیٹر کرباٹھ عبیداللہ اعوان صاحب نے مورخہ ۱۹ مارچ کو اپنی رہائش گاہ پر اُسرہ ہیٹر' کرباٹھ کے رفقاء واحباب کے اعزاز میں عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا' جس میں علاقے کے رفقاء کے علاوہ تنظیم اسلامی میں دلچسپی رکھنے والے احباب نے بھی شرکت کی۔ مہمان خصوصی تنظیم اسلامی لاہور کے امیر مرزا ایوب بیگ صاحب تھے۔

پروگرام کے مطابق رفقاء واحباب نے پہلے امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ہفتہ وار درسِ قرآن' قرآن آڈیٹوریم میں شرکت کی۔ بعد ازاں مہمان خصوصی مرزا ایوب بیگ اور دیگر مہمانانِ گرامی جن میں اشرف وصی صاحب' عمران چشتی صاحب اور قرآن اکیڈمی کے ہاسٹل وارڈن محمد اقبال صاحب شامل تھے' اُسرہ کے رفقاء کے ہمراہ احمد کالونی (ہیٹر) پہنچے۔ نماز ظہر کے بعد مرزا ایوب بیگ صاحب نے تمام رفقاء کا تعارف حاصل کیا اور ان اسباب و عوامل کا جائزہ لیا جو انقلابی جدوجہد میں سست روی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ اُسرہ کے تمام رفقاء نے اس ضمن میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ پروگرام کے آخر میں رفقاء و احباب ظہرانے کے لئے عبیداللہ اعوان صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ دعوت طعام کے بعد یہ پروگرام اختتام پذیر ہوگیا۔ (رپورٹ : انور کمال میو)

سی ٹی بی ٹی ریفرنڈم میں تنظیم اسلامی کے کارکنوں کی شمولیت

رفقاء تنظیم اسلامی و کارکنان قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن نے جماعت اسلامی کے زیر اہتمام سی ٹی بی ٹی ریفرنڈم میں بھرپور شرکت کی اور ایٹمی صلاحیت اور قومی مفادات کے تحفظ کے حوالے سے سو فیصد رفقاء و کارکنان نے سی ٹی بی ٹی معاہدہ نامنظور کے حق میں فیصلہ دیا۔ واضح رہے کہ امیر تنظیم اسلامی و داعی تحریک خلافت پاکستان ڈاکٹر اسرار احمد نے جماعت اسلامی کی اس مہم کی بھرپور تائید کی تھی اور تمام دینی جماعتوں کو اس ضمن میں مل کر کام کرنے کا مشورہ دیا تھا۔
(رپورٹ : انور کمال)

تنظیم اسلامی کراچی شرقی نمبر۲ کا ایک روزہ پروگرام

حسب معمول رفقاء بعد نماز عشاء مقامی تنظیم کے دفتر میں جمع ہوئے۔ جناب محمد سلیم نقیب اُسرہ ماڈل کالونی نے درس قران سے پروگرام کا آغاز فرمایا۔ اس کے بعد جناب فیض الرحمٰن صاحب نقیب اُسرہ مادام اپارٹمنٹس نے سونے کے آداب بیان کئے۔

نماز فجر سے قبل تہجد کے وقت تمام رفقاء نے انفرادی طور پر نماز اور ذکر واذکار میں وقت گزارا۔ نماز فجر کے بعد نقیب اُسرہ ملیر کینٹ جناب فرحان اقبال صاحب نے درس حدیث دیا۔ درس کے بعد نماز اشراق' آرام اور ناشتے کا وقفہ دیا گیا۔ تقریباً ۹ بجے تمام رفقاء پھر جمع ہوئے۔ نقیب اُسرہ پی آئی اے کالونی جناب طارق محمود نے فقہی مسائل برائے طہارت اور نماز کا مطالعہ کرایا۔ اس کے بعد ساڑھے نو بجے سیرت صحابہؓ کے مطالعہ جناب فیض الرحمٰن نے کرایا۔

۱۰ اور ۱۱ بجے مطالعہ لٹریچر میں کتابچہ عید الاضحیٰ اور فلسفۂ قربانی کا مطالعہ جناب اعجاز لطیف نے کرایا۔ ۱۲ بجے تا نماز ظہر تنظیمی مسائل پر تبادلہ خیال ہوا۔ آرام اور کھانے کے وقفے کے بعد ساڑھے پانچ بجے شام موسیقی کے مضر اثرات' جناب نوید احمد کا خطاب بذریعہ آڈیو سنایا گیا۔ علاوہ ازیں دعوتی گشت کیا گیا اور بعد نماز مغرب درسِ قرآن میں سورۃ الحجرات کا دوسرا رکوع محمد یامین نے بیان کیا جس پر پروگرام کا اختتام ہوا۔ (رپورٹ : طارق محمود)

تنظیمی اعلانات

توسیعی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ ۲۰ مارچ ۲۰۰۰ء میں مشورہ کے بعد امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے مرکزی سطح پر مندرجہ ذیل انتظامی تبدیلیوں کا فیصلہ کیا ہے۔

۱) چوہدری رحمت اللہ بٹر ناظم بیت المال کو اس ذمہ داری سے سبکدوش کر کے جناب مختار احمد خان کو ناظم مرکزی بیت المال کی ذمہ داری تفویض کردی گئی ہے۔

۲) چوہدری رحمت اللہ بٹر صاحب ناظم تربیت کے ساتھ اضافی طور پر ناظم دعوت تنظیم اسلامی پاکستان کی ذمہ داری بھی ادا کریں گے۔

☆ ☆ ☆

سالانہ اجتماع' تنظیم اسلامی ان شاء اللہ العزیز ۲ تا ۵ اپریل ۲۰۰۰ء قرآن آڈیٹوریم' قرآن کالج لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔ امیر حلقہ لاہور ڈویژن مرزا ایوب بیگ کو ناظم اجتماع مقرر کیا گیا ہے۔ موصوف اس حیثیت سے جملہ متعلقہ امور کی نگہداشت اور انجام دہی کے ذمہ دار ہونگے۔

حلقہ سندھ بالائی میں دو نئے اسرہ جات کا قیام

شاہ پنجو ضلع دادو کے نقیب اُسرہ احمد صادق سومرو اور شکار پور کے نقیب اُسرہ بشیر احمد شاکر مقرر کئے گئے ہیں۔

دعائے صحت

لاہور میں مقیم ہمارے دیرینہ دوست اور رفیق تنظیم اسلامی میجر(ر) احسن رؤف ان دنوں شدید علیل ہیں۔ رفقاء سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی اپیل ہے۔ اللھم اشفہ وارحمہ (ادارہ)

دعائے مغفرت

① تنظیم اسلامی سکھر کے رفیق جناب غلام محمد شیخ صاحب دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کرگئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆

② پنڈی شرقی کے رفیق اختر حسین شیرازی کی والدہ' ایبٹ آباد کے رفیق راجہ اختر حسین کے والد' حسن ابدال کے رفیق ممتاز احمد کے والد اور چک شہزاد کے رفیق ڈاکٹر امتیاز کی خالہ رضائے الٰہی سے وفات پاگئے ہیں۔ رفقاء سے مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔ اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم وادخلھم فی رحمتک وحاسبھم حسابًا یسیرا

قرآن کالج لاہور میں "یومِ پاکستان" کے حوالے سے ایک تقریب

۲۳/ مارچ بروز جمعرات "یوم پاکستان" کے سلسلے میں قرآن آڈیٹوریم میں ۹ بجے صبح قرآن کالج کے طلبہ اور جملہ سٹاف کو محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کے ایک فکر انگیز خطاب "پاکستان کا مستقبل" کی ویڈیو کیسٹ دکھائی گئی۔ سٹاف سمیت تقریباً ۵۰'۵۵ ناظرین نے یہ تقریر بڑے انہماک سے سماعت فرمائی۔

ویڈیو کے اختتام پر تمام طلبہ میں انعامی مقابلے کی غرض سے تقریر کے حوالے سے ایک سوال نامہ تقسیم کیا گیا جو کہ معروضی نوعیت کے سوالوں پر مشتمل تھا۔ اس سوال نامے کے موصولہ جوابات سے اندازہ ہوا کہ طلبہ نے اس اہم خطاب کو توجہ سے سنا ہے اور قیام پاکستان کے پس منظر اور مقاصد کے ضمن میں ان کا ذہن بہت حد تک واضح ہوا ہے۔ اول دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے کے والے طلبہ کے نام مندرجہ ذیل ہیں :

اول : معاذ افتخار + کاشف نوید ملک (آئی کام' سال اول)

دوم : اشرف شکوری (بی اے' سال اول)

سوم : محمد عارف' نعمان اقبال (آئی سی ایس' سال دوم)

(رپورٹ : مسعود اقبال)

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی

کا شب بسری پروگرام

تنظیم اسلامی ذیلی حلقہ سرحد وسطی کا دعوتی و تربیتی پروگرام بمقام مسجد عثمان' گلی نمبر ۵' مسلم آباد' چار سدہ میں ۱۱' ۱۲ مارچ کو منعقد ہوا۔ میزبانی کے فرائض خویشگی کے رفیق نصراللہ کے ذمہ تھے۔ پروگرام کی نظامت کی ذمہ داری قاضی فضل حکیم نے ادا کی۔ پروگرام کا آغاز نماز مغرب کے بعد فضل حکیم نے درس قرآن کے ضمن میں سورۃ الکھف کی آیات ۲۷ تا ۲۹ کی تلاوت اور ترجمہ سے کیا۔ ایک نہایت ہی مدلل بیان کے بعد آخر میں لوگوں کے سامنے تنظیم اسلامی کی دعوت پیش کی اور کہا کہ آئیں ہمارا ساتھ دیں کیونکہ یہ امت مسلمہ کے لئے ایک اضافی نیکی نہیں بلکہ فرضِ عین ہے۔

نماز عشاء کے بعد مردان کے رفیق جناب ڈاکٹر حافظ محمود مقصود نے ہماری دینی ذمہ داریوں کے ضمن میں اقامت دین پر قرآن مجید کی چار سورتوں میں سے ایک ایک آیت پڑھ کر سنائی۔ تشریح بیان کرتے ہوئے کہا کہ عبادت خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کیا کرو اور اس کا اظہار عملی طور پر ہونا چاہئے۔ خالص اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا اور اس کا قرب حاصل کرنا چاہئے اور یہ صرف اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے۔ جس کو وہ چاہے نیکی کی ہدایت فرما دیتا ہے۔ دین کا عملی تقاضا یہ ہے کہ یہ دوسروں تک پہنچا دیا جائے۔ سورۂ شوریٰ کے آیت کی تشریح میں بیان کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے جس نے کتاب نازل کی اور میزان قائم کی تاکہ انصاف کیا جائے۔ دینی ذمہ داریوں کا پتہ چل جانے کے بعد لیت و لعل کرنا اچھی بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی زندگی میں یہ نظام پوری دنیا میں قائم کر سکیں۔ اسی جدوجہد کے سلسلے میں ہم لوگ آپ کے پاس آئے ہوئے ہیں تاکہ یہ حجت باقی نہ رہے اور کل ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔

وقفہ طعام اور باہمی افہام و تفہیم کے بعد جناب آذر بختیار خلجی نے مطالعہ کتب کے سلسلے میں جہاد بالقرآن اور اس کے پانچ محاذ پر تفصیلاً بحث کی اور کہا کہ اسلام ایک مکمل نظامِ حیات ہے اور رسول اکرم ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد جاہلیت قدیمہ و جدیدہ' بے یقینی' نفس پرستی و شیطانی ترغیبات اور فرقہ واریت کی نفی کر دی گئی ہے اور ان سب کے علاج کے لئے انفرادی نوافل اور تلاوت قرآن کے بعد تعلق مع اللہ کے ضمن میں خویشگی کے رفیق ساوید احمد خان نے تجوید (نون ساکن و تنوین کے قواعد) کی مشق کرائی اور بعد میں فرداً فرداً یاد دہانی کے لئے گردان بھی کرائی۔

نماز فجر کے بعد پنج پیر کے رفیق حضرت گل استاد نے تذکیر بالقرآن کے ضمن میں سورۂ توبہ کی ایک آیت تلاوت کی۔ ترجمہ اور تشریح کے بعد واضح کر دیا کہ جہاد کے سلسلے میں پہلے اپنے نفس کے خلاف جہاد اور ساری زندگی اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کے بعد اسے اللہ کے بندوں تک پہنچانا اور آخری مرحلہ یعنی جہاد کے بعد آدمی پورے کا پورا مسلمان بن جاتا ہے اور اس بات پر زور دے کر کہا کہ یہ صرف دعوت و تبلیغ سے نہیں آئے گا' بلکہ اس کے لئے جہاد ضروری ہے۔ آخر میں انہوں نے سامعین کے سامنے تنظیم اسلامی کا موقف رکھ کر دعوت دی کہ آئیں اور تنظیم اسلامی کا ساتھ دیں تاکہ اس جدوجہد کے لئے بھرپور کوشش کی جا سکے' تاکہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جا سکے۔ اس کے ساتھ ہی مسنون دعا کے بعد شب بسری کا یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ : شیر قادر)

ضرورت رشتہ

ایم اے جرنلزم' دینی مزاج کی حامل لڑکی کے لئے تعلیم یافتہ' صاحب روزگار' دین دار گھرانے سے تعلق رکھنے والے لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔

رابطہ : شاہد اسلم' گوجرانوالہ

فون : 0431-273115

رفقاء و احباب نوٹ فرما لیں

قرآن اکیڈمی کراچی کا نیا ای میل ایڈریس اب یہ ہے :

quran@khi.fascom.com

تنظیم اسلامی پاکستان اور مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے ای میل اور ویب سائٹس ایڈریس درج ذیل ہیں :

E mail : anjuman@brain.net.pk
Web Sites: www.tanzeem.org
www.tanzeem.org.pk

وزیر آباد سے 5 کلومیٹر کے فاصلے پر

سوہدرہ میں مرکز الہدیٰ کا قیام

جہاں شعبۂ حفظ' شعبۂ ناظرہ اور رہائی سکول ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ
طلبہ کی دینی تربیت کا بھی اہتمام ہے ـــــ اس کے علاوہ
طلبہ میں تحریر و تقریر کی صلاحیت اجاگر کرنے کے لئے ہم نصابی سرگرمیاں' طلبہ کی
فزیکل ٹریننگ اور میڈیکل چیک اپ کا بھی انتظام ہے۔

مذکورہ بالا شعبہ جات میں داخلے جاری ہیں

مزید تفصیلات کے لئے رابطہ :
خادم حسین' نگران مرکز الہدیٰ' نزد کسان آئل ملز' سوہدرہ' سیالکوٹ روڈ' تحصیل وزیر آباد
ضلع گوجرانوالہ پاکستان فون : 692253-692254 (0437)

Vol:9 Regd. CPL No . 127 No.13

WEEKLY NIDA-I-KHILAFAT LAHORE

اعلانِ جنگ ـ ظالم سماج اور باطل نظام کے خلاف

(ذیل کے اشعار تنظیم اسلامی کے رفقاء کی تعریف میں لکھے ہیں'
کہ جنہوں نے اسلامی انقلاب کے لئے اپنا تن 'من' دھن وقف کر دیا ہے)

—— محبوب الحق عاجز ——

۱

اسرار کے ساتھی اٹھے ہیں' ملت کو جگانے نکلے ہیں
اے باد مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں
اعلیٰ نصب العینی ہیں یہ روشن جگمگ تارے ہیں
ظلمت میں بھٹکتی ہے دنیا یہ راہ دکھلانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۲

جس دور میں دینی ذہنوں میں تفریق کی سوچیں پلتی ہوں
اس دور میں وحدت امت کے یہ دیپ جلانے نکلے ہیں
نیکی پہ بدی کا غلبہ ہے' طاعت ہے کہاں سب دھوکہ ہے
ہو خوف خدا بھی' کرپشن بھی؟ سب مکر مٹانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۳

کمزور کی عصمت لٹتی ہے' نادار یہاں پہ گرتا ہے
اب ستم رسیدہ ابھریں گے' یہ سب کو اٹھانے نکلے ہیں
کیوں ظلم کی شاہی چلتی رہے اور گرتا رہے مظلوم لہو
ظالم کا راج مٹانے کو اور تخت گرانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۴

اب خونی منظر بدلے گا' ہاں ان شاء اللہ بدلے گا
کہ اہل جنوں اک درد لئے گلشن کو سجانے نکلے ہیں
نفرت کے رویئے بدلیں گے' اور ذاتی سوچیں بدلیں گی
رت آئے گی یاں پہ اخوت کی اُلفت پھیلانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۵

رحمان کے بندے نکلے ہیں' اسلام کے بیٹے نکلے ہیں
قرآن کے خادم قرآن کا پیغام سنانے نکلے ہیں
یاں فکر مغرب کیوں پنپے' ہندوانہ رسمیں کیوں پھیلیں
قرآن و سنت سے نکلی یہ راہ چلانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۶

قانون فرنگی بدلے گا' اور دین الٰہی آئے گا
دستور خلافت کا لے کر طاغوت مٹانے نکلے ہیں
یاں دیں کے سپاہی نکلے ہیں جاں ہاتھ پہ رکھ کر نکلے ہیں
ہر باطل سے ٹکرانے کو اور دیں کو بچانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں

۷

الحاد کا گھیرا ٹوٹے گا' اب نیا سویرا پھوٹے گا
اسلام کا زندہ کرنے کو احمدؐ کے دیوانے نکلے ہیں
عاجز گفتار کا غازی ہے من باتوں میں موہ لیتا ہے
کردار کے غازی اکٹھے ہیں' کردار بنانے نکلے ہیں
اے بادِ مخالف ناز نہ کر ظلمت کو مٹانے نکلے ہیں